Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ ؍

یوم شنبہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ★ ۱۱ فتح ۱۳۳۳ھش ★ ۱۱ دسمبر ۱۹۵۴ء ★ نمبر ۲۲۳

— سلسلہ احمدیہ کی خبریں —

ربوہ (بذریعہ ٹیلیفون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۸ دسمبر۔ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کل سے کچھ بخار ہے"

۹ دسمبر۔ "سر درد اور ہلکا بخار ہے"

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

— لاہور ۱۰ دسمبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہے۔ احباب آپ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

نہری پانی کے جھگڑے کے تصفیہ کے لئے عالمی بنک کی تجاویز شائع کر دی گئیں

ان تجاویز کے مطابق سندھ۔ جہلم اور چناب کا پانی پاکستان کو ملیگا اور ستلج بیاس اور راوی کا پانی ہندوستان کو

واشنگٹن ۱۰ دسمبر۔ نہری پانی کے جھگڑے کے تصفیہ کے لئے عالمی بنک نے جو مصالحتی تجاویز پیش کی ہیں انہیں آج شائع کر دیا گیا۔ بنک کی تجاویز کا ماحصل یہ ہے کہ تین مغربی دریا سندھ۔ جہلم اور چناب پاکستان کی ترقی کے لئے استعمال ہوں۔ دریائے جہلم کا تھوڑا سا پانی کشمیر میں استعمال کے لئے ہندوستان کو دیا جائے۔ تین مشرقی دریا راوی بیاس اور ستلج ہندوستان کے استعمال کے لئے ہوں۔ البتہ مخصوص عبوری مدت کے درمیان پاکستان کو ان دریاؤں کا کچھ پانی استعمال کرنے کا حق حاصل ہو۔ یہ مدت اتنی ہوگی۔ جبکہ پاکستان اپنے آبپاشی کے نظام کو درست کرلے۔ بنک نے پاکستان کو نو کروڑ ستر لاکھ ایکڑ فٹ اور ہندوستان کو دو کروڑ بیس لاکھ ایکڑ فٹ پانی دینے کی تجویز کی ہے۔ پاکستان نے کہا تھا کہ دس کروڑ بتیس لاکھ ایکڑ فٹ پانی اسے ملے۔ اور ایک کروڑ پچپن لاکھ ایکڑ فٹ پانی ہندوستان کو۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ نو کروڑ ایکڑ فٹ پانی پاکستان کو ملے۔ اور دو کروڑ نوے لاکھ ایکڑ فٹ پانی ہندوستان کو۔

آبپاشی کے منصوبوں اور تونسہ بیراج کے لئے سازوسامان تیار کرنے کے لئے ورکشاپ کا قیام

لاہور ۱۰ دسمبر۔ محکمہ آبپاشی پنجاب کو عنقریب ایک ورکشاپ حاصل ہو جائیگی۔ جو جدید ترین سامان سے آراستہ ہوگی۔ اس امر کا انکشاف مسٹر اے۔ ڈی اشرف چیف انجینئر آبپاشی نے کیا ہے۔ ورکشاپ کی عمارت کا کام بھلوال ضلع شاہ پور میں شروع ہو چکا ہے۔

اس ورکشاپ میں تونسہ بیراج کے لئے دروازے کل پرزے اور اسی نوعیت کی دیگر ضروری چیزیں تیار کی جائیں گی۔ تونسہ بیراج کا منصوبہ دریائے سندھ پر ڈیرہ غازیخاں اور مظفر گڑھ کے اضلاع کے ۲۴ لاکھ ایکڑ کے رقبے کو سیراب کرنے کے لئے زیر تکمیل ہے۔ یہ بند ۴۴۰۰ فٹ لمبا ہوگا۔ جس میں ۶۴ دروازے ۶۰-۶۰ فٹ چوڑے ہوں گے۔ دو دروازے ایسے ہوں گے جن میں سے مختلف قسم کی کشتیاں گذر سکیں گی۔ اور بارہ دروازے نہری نظم و ضبط کے لئے ۲۴-۴۴ فٹ چوڑے ہوں گے۔

چیف انجینئر نے بتایا کہ ابتدائی طور پر تو اس ورکشاپ کو امریکی ماہرین چلائیں گے۔ اور جوں جوں مقامی انجینئر تربیت پاتے جائیں گے۔ وہ ورکشاپ کا کام سنبھالتے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ سکیم کے مطابق ۱۹۵۶ء کے وسط تک ضروری سامان تیار کر لیا جائے گا۔ اور اسی سال نومبر میں دریائے سندھ کو منصوبے کے مطابق نئے سانچے میں ڈھال لیا جائے گا۔

سندھ چیف کورٹ میں مولوی تمیز الدین خان کی درخواست کی سماعت

کراچی ۱۰ دسمبر۔ آج صبح سندھ چیف کورٹ میں مسٹر تمیز الدین خان کی درخواست کی سماعت پھر شروع ہونے پر ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے اپنے دلائل جاری رکھے۔ انہوں نے کہا کہ وزراء کے تقرر سے سائل کو کوئی ذاتی نقصان نہیں ہے۔ اور جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ انہیں کوئی نقصان پہنچا ہے۔ ان کی درخواست کی سماعت نہیں کی جا سکتی ان وزیروں کے متعلق جو دستور ساز اسمبلی کے ممبر نہیں تھے۔ مسٹر فیاض علی نے کہا کہ چونکہ دستور ساز اسمبلی اب موجود نہیں ہے۔ اس لئے ان کے مقرر کرنے سے ۱۹۳۵ء کے قانون کے سیکشن دس کی خلاف ورزی نہیں ہوتی ۱۰ دفعہ ۱۰ کے تحت گورنر جنرل کو اپنی مرضی کے مطابق وزراء مقرر کرنے کا اختیار ہے اور ان کا اقدام دفعہ دس کے منافی نہیں۔

مسٹر فیاض علی ابھی بحث کر رہے تھے کہ عدالت کا اجلاس پیر تک ملتوی ہو گیا۔ پیر کو وہ اپنے دلائل مکمل کرینگے۔ اس کے بعد درخواست کے حسن و قبح پر بحث کی جائیگی۔

ایشیائی ملکوں کو امداد دینے کے لئے صدر آئزن ہاور کا نیا منصوبہ

واشنگٹن ۱۰ دسمبر امریکہ کے غیر ملکی امداد کے ادارے کے ناظم مسٹر سٹیسن نے کہا ہے کہ صدر آئزن ہاور نے ایشیا کی اقتصادی امداد کے جس منصوبہ کا پروگرام بنایا ہے۔ اس میں حصہ لینے کے لئے مغربی یورپ کے ملکوں کو دعوت دی جائے گی۔ یہ منصوبہ اگلے سال مارچ میں امریکی کانگریس میں پیش کیا جائے گا۔ ابھی اس کی تفصیلات مکمل نہیں ہوئیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ امریکہ اور یورپ کا سرمایہ ایشیا کی ترقی میں لگایا جائے۔ جنگ کے بعد مارشل امداد میں جو رقم خرچ ہوئی تھی ایشیا میں اس سے کم رقم خرچ کی جائے گی البتہ موجودہ منصوبہ زیادہ مدت کے لئے ہوگا۔ اور اس کے تحت ایشیائی ملکوں کو امداد اور قرضے دیئے جائیں۔ جن ملکوں کو اس منصوبہ کے تحت امداد دی جائے گی۔ ان میں پاکستان و ہندوستان۔ لنکا افغانستان تھائی لینڈ۔ انڈونیشیا۔ ملایا۔ فلپائن اور جاپان شامل ہیں۔ جاپان صنعتی ملک کی حیثیت سے اہم کردار ادا کرے گا۔

لاہور ۱۰ دسمبر۔ پنجاب کے وزیر تعلیم چوہدری علی اکبر نے اسمبلی میں بتایا کہ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے اردو میں ایک اسلامی انسائیکلو پیڈیا شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ تمہیں بڑھانا چاہتا ہے اسلئے تمہیں اپنی قربانی بھی ہر قدم پر بڑھانی پڑیگی

تحریک جدید میں زیادہ سے زیادہ وعدے لکھاؤ۔ انہیں جلد پورا کرو اور نئے لوگوں کو اس میں شامل کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ر دسمبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس :۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے گذشتہ جمعہ

تحریک جدید

کے نئے سال کے متعلق اعلان کیا تھا۔ چونکہ

وعدوں کی آخری تاریخیں

مجھے یاد نہیں تھیں۔ اس لئے میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ وعدوں کی آخری تاریخیں پچھلے سال کی تاریخوں کے مطابق ہونگی۔ اور بعد میں شائع کر دی جائیں گی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ محکمہ متعلقہ نے اس کی اہمیت کو نہ سمجھا۔ نہ اس نے خطبہ نویس کو تاریخیں لکھوائیں۔ اور نہ بعد میں اخبار میں اعلان کرایا۔ مومن کو اپنے کاموں میں ہوشیار ہونا چاہیئے۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں جلدی اور احتیاط سے کام کرنا چاہیئے۔ احتیاط اس لئے کہ اگر ہم اپنے اندازے میں غلطی کر جائیں اور کام کے بعض پہلو ترک کر دیں۔ تو ہمیں صحیح نتیجہ کی امید نہیں ہو سکتی۔ اور جلدی اس لئے کہ یہ زمانہ جلدی کرنے کا ہے۔ دنیا دوڑ رہی ہے۔ جب تک ہم دنیا کے ساتھ ایسی رفتار کے ساتھ نہ دوڑیں کہ ہماری رفتار اس سے تیز ہو۔ اس وقت تک ہمیں کسی اچھے نتیجہ کی امید نہیں ہو سکتی اب میں اعلان کرتا ہوں کہ مغربی پاکستان کے لئے

آخری تاریخ وعدے بھجوانے کی

۲۳ر فروری ہوگی اور مشرقی پاکستان کے لئے آخری تاریخ ۳۱ر مارچ ہو گی اور بیرونی ممالک جہاں کی مقامی احمدیہ آبادی ہندوستانی یا پاکستانی ہے۔ ان کی آخری تاریخ ۳۰ر اپریل اور باقی بیرونی ممالک کے لئے ۳۰ جون میں نے گذشتہ جمعہ یہ اعلان تو کر دیا تھا۔ کہ نئے سال میں احباب تحریک جدید کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ اور پہلے سالوں سے بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوائیں۔ لیکن دو باتیں ایسی ہیں جن کی طرف میں آج جماعت کو

توجہ دلانا چاہتا ہوں

ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ اگر ہم نے اپنے مقصد میں کامیاب ہونا ہے تو ہمارے کام نے ہر سال بڑھنا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم نے اپنے گذشتہ ارادوں۔ امیدوں اور پروگراموں کو پورا نہ کیا۔ تو آئندہ ان کے پورا کرنے کی امید کم ہی کی جا سکتی ہے۔ سب سے پہلے میں اس بات کو لیتا ہوں۔ کہ ہمیں اپنے بڑھنے کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور یہ بات کبھی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ جو کام ہم نے شروع کیا ہے۔ اگر یہ ترقی کی طرف مائل ہے تو لازماً وہ بڑھے گا۔ اگر ہم صرف اس بات پر کفایت کر لیں کہ جس طرح ہم پہلے تھے۔ آئندہ بھی ہم اسی طرح رہیں گے۔ ہم بڑھیں گے نہیں۔ تو یہ امر ہماری جماعت کے بڑھاپے پر تو دلالت کر سکتا ہے۔ اس کی جوانی پر دلالت نہیں کر سکتا انسان کے اوپر

تین قسم کے دور

آتے ہیں۔ پہلا دور انسان کے پیدا ہونے اور اس کے ترقی کرنے کا دور ہوتا ہے۔ اس دور میں ہمیشہ آج کی حالت کل کی حالت سے بہتر ہوگی۔ اور آج کی ذمہ داریاں کل سے زیادہ ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ آج سے ہم جسمانی طور پر ۲۴ گھنٹے مراد نہیں لے سکتے انسانی زندگی کی بڑھوتی میں بعض دفعہ ایک دن چھ ماہ کا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایک سال کا ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ پندرہ ۱۵ یا بیس ۲۰ سال کا ہوتا ہے۔ اسی طرح انسانی زندگی میں بعض تغیرات ایسے ہوتے ہیں۔ جو تین چار ماہ کے عرصہ میں ہو جاتے ہیں مثلاً بچپن کی عمر میں پہلا تغیر انسان کے اندر بولنے چلنے اور دانت نکالنے کا ہوتا ہے۔ ان سارے تغیرات کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک محدود وقت میں ہونے لگ جاتے ہیں بعض بچے ایسے ہوتے ہیں جو پہلے بولنے لگ جاتے ہیں اور بعض بچے پہلے چلنے لگ جاتے ہیں۔ ایک غریب سے غریب گھر میں بھی جو بچوں کے لئے گڑیاں بھی نہیں خرید سکتا۔ بچہ غوں غوں کرتا ہے۔ تو دوسرے بچے شور مچا دیتے ہیں کہ ننھا غوں غوں کر رہا ہے۔ یا وہ سر اٹھانے لگ جاتا ہے۔ تو دوسرے بچے شور مچا دیتے ہیں۔ کہ آج ننھا سر اٹھا رہا ہے۔ انہیں

سارے تغیرات

نظر آتے ہیں۔ لیکن ہمیں نظر نہیں آتے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ فلاں پیدا ہوا۔ اور جوان ہوا۔ درمیانی تغیرات کا علم ہمیں نہیں ہوتا۔ لیکن ارد گرد کے رہنے والے اس کے معمولی معمولی تغیرات کو بھی محسوس کرتے ہیں مثلاً بچہ غوں غوں کرتا ہے۔ تو ارد گرد والے کہتے ہیں۔ ننھا غوں غوں کر رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ کل تک اس نے غوں غوں نہیں کیا تھا۔ یا اگر بچہ منہ میں انگوٹھا ڈالتا ہے۔ تو اس کے قریب رہنے والے کہتے ہیں۔ ننھے نے اپنا انگوٹھا منہ میں ڈالا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوتا ہے

کہ یہ ترقی اس نے آج کی ہے۔ کل تک اس نے منہ میں انگوٹھا نہیں ڈالا تھا۔ پھر ایک اور زمانہ آتا ہے۔ جب بچہ اپنا سر اٹھانے لگ جاتا ہے۔ ارد گرد والے اس کے اس تغیر کو بھی محسوس کرتے ہیں جس وقت بچے کے اعصاب مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کو ارد گرد چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو وہ بھی اپنی گردن اونچی کرتا ہے۔ اور قریب کھیلنے والے بچے شور مچاتے ہیں۔ کہ آج ننھے نے گردن سیدھی کی ہے۔ اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ آج سے قبل اس نے ایسا نہیں کیا تھا۔ یہ ترقی اس نے آج کی ہے۔ پھر بچہ اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ بیٹھنے لگ جاتا ہے۔ اور اپنی کمر ایک حد تک سیدھی کر لیتا ہے۔ تو بچے شور مچاتے ہیں کہ ننھا بیٹھ گیا ہے۔ اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ اس نے یہ ترقی آج کی ہے۔ پھر ان تغیرات کے ساتھ ساتھ

حالات میں بھی تغیر

ہوتا ہے۔ جب بچہ اتنی چھوٹی عمر کا ہوتا ہے۔ کہ وہ صرف چارپائی پر لیٹا رہے۔ تو ماں کو چوبیس ۲۴ گھنٹے اس کا خیال رکھنا پڑتا ہے اور یہ خیال بھی صرف اس حد تک ہوتا ہے۔ جس حد تک بچے کے لیٹنے کا سوال ہوتا ہے۔ پھر بچہ کچھ بڑا ہو جاتا ہے۔ اور اپنے منہ میں انگوٹھا ڈالنے لگ جاتا ہے۔ تو جن لوگوں کو توفیق ہوتی ہے۔ وہ اپنے بچوں کو چوسنی دے دیتے ہیں تا وہ اسے مسوڑھوں کے نیچے دباتا رہے۔ انگوٹھا چوسنے کی خواہش طبعی ہوتی ہے کیونکہ اس وقت مسوڑھوں میں خارش پیدا ہوتی ہے۔ اور انگوٹھا چوسنا یا چوسنی منہ میں رکھنا دانتوں کے نکلنے اور ان کے بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔ اب یہ چوسنی کا خرچ زائد ہو جاتا ہے۔ پہلے یہ خرچ نہیں ہوتا تھا۔ پھر بچہ اور بڑا ہوتا ہے۔ مثلاً وہ سر اٹھانے لگ جاتا ہے تو

تکیوں کی

ضرورت پیش آتی ہے۔ تا اس کو سر اٹھانے میں تکلیف نہ ہو۔ تکیہ رکھ کر اس کے سر کو بلند کر دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح سر اٹھانے میں اسے سہولت ہو جاتی ہے۔ پھر اس سے بڑا ہوتا ہے تو گدیلوں اور تکیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تا بچہ بیٹھنے لگ جائے۔ اور جب بچہ اور بڑا ہوتا ہے۔ تو گھر والے اسے ایک دو پہئے کی گاڑی بنوا دیتے ہیں۔ جو بوجھ پڑنے پر آگے چلنے لگ جاتی ہے۔ تاکہ اس طرح اسے اپنے پاؤں ہلانے اور چلنے کی عادت پڑے۔ اس کے بعد وہ اور بڑا ہوتا ہے۔ تو اس کے

لباس کا خیال

رکھا جاتا ہے۔ ماں باپ سمجھتے ہیں۔ کہ اب اسے پاجامہ سلوار یا تہ بند بنا دینا چاہیئے۔ سردیوں میں جراب کا استعمال شروع کر دیا جاتا ہے۔ پھر ایک زمانہ بڑھنے کا ایسا آتا ہے۔ جب ہر چھ ماہ کے بعد

پہلا لباس

چھوٹا ہو جاتا ہے۔ جن گھروں میں بچے زیادہ ہوتے ہیں۔ وہ عموماً اس قسم کے کپڑے سنبھال کر رکھ لیتے ہیں تا دوسرے بچوں کے کام آئیں۔ قومی ترقیات بھی اسی طرح چلتی ہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک قوم ایک دن میں ہی پیدا ہوئی اور پروان چڑھی ہو۔

قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے

کہ نئی مذہبی قوم اس وقت کھڑی کی جاتی ہے جب دنیا میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جیسے فرمایا ظهر الفساد فی البر والبحر یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اصل وجہ یہ تھی کہ اس وقت بر و بحر میں فساد پیدا ہو گیا تھا۔ اور یہی حالت ہمیشہ انبیا کی بعثت . . . . .

کے وقت رہی ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا حسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون کہ جب بھی کوئی نبی مبعوث ہوتا ہے تو اس کے خیالات چونکہ رائج الوقت خیالات سے مختلف ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کو دیوانہ باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اس لئے لوگ ان پر مذاق اڑاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ بھلا کوئی شخص اس کی باتوں کو معقول سمجھ سکتا ہے۔ غرض کوئی نئی جماعت خصوصاً الٰہی جماعت اسی وقت بنتی ہے۔ جب

زمانہ میں فساد اور خرابی

پیدا ہو جائے۔ اور جب فساد اور خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو کوئی قوم یکدم نہیں بن سکتی۔ بلکہ اس پر ایک وقت لگتا ہے۔ آخر جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی رسول ایسا نہیں آتا۔ جس پر اس زمانہ کے لوگ استہزاء نہیں کرتے۔ تو ظاہر ہے کہ مذاق کسی بڑی قوم کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دو لاکھ میں سے لاکھ ڈیڑھ لاکھ ہو جاتا۔۔ یا دو کروڑ میں سے ایک کروڑ یا ڈیڑھ کروڑ لوگ ہو جاتے۔ تو باقی لوگوں میں اتنی ہمت ہی کہاں ہو سکتی تھی۔ کہ وہ ان پر استہزاء کرتے۔ مذاق اسی لئے کیا جاتا ہے۔ کہ وہ قوم دوسروں سے چھوٹی ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ انبیاء کی جماعتوں کو لوگ شرذمۃ قلیلون کہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ چند لوگ ہیں۔ جو ترقی اور بیداری کی خوابیں دیکھ رہے ہیں۔ جن مقاصد کو یہ لوگ پیش کر رہے ہیں۔ ان کے لئے تو ایک مضبوط قوم کی ضرورت ہے۔ یہ چند آدمی اس کام کو کس طرح کر سکتے ہیں۔ غرض

انبیاءؑ کی جماعتیں

ہمیشہ چھوٹی ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ تو ان کی تعداد اتنی قلیل ہوتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض انبیاءؑ کو صرف ایک ایک شخص نے مانا۔ اب اس ایک شخص کا دوسرے لوگوں پر کیا رعب پڑ سکتا تھا۔ بعد میں یہ جماعتیں آہستہ آہستہ بڑھنا شروع کرتی ہیں۔ اور ان کے افراد ایک سے دو۔ دو سے تین اور تین سے چار ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاریخ سے زیادہ محفوظ تاریخ اور کسی نبی کی نہیں۔ حضرت نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی تاریخیں کسی حد تک محفوظ ہیں۔ لیکن زیادہ تر قابل اعتبار وہی حالات ہیں۔ جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں۔ باقی تاریخ زیادہ روشن نہیں۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایسی ہے۔ جو ایک

کھلی کتاب کی طرح ہے

جس طرح آپ کو سورہ فاتحہ ملی۔ جو کھلے مضامین رکھنے والی ہے۔ اسی طرح آپؐ کو زندگی بھی وہ ملی۔ جو کھلی کتاب کے طور پر تھی۔ آپؐ نے بیویوں سے پیار کیا۔ تو وہ بھی تاریخ میں موجود ہے۔ آپؐ نے تھوکا۔ نہایا۔ وضو کیا۔ پیشاب کیا۔ پانی پیا۔ یا کھانا کھایا۔ تو وہ بھی تاریخ میں محفوظ چلا آتا ہے۔ غرض آپؐ کی تاریخ بھی فاتحہ ہے۔ اور آپؐ کی زندگی بھی فاتحہ ہے۔ دشمن اگر اعتراض کرتا ہے۔ تو ہم اسے کہتے ہیں۔ کہ تم اس لئے اعتراض کرتے ہو۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کھلی کتاب کے طور پر ہے۔ اگر آپؐ کی زندگی بھی حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زندگی کی طرح بند کتاب کی طرح ہوتی۔ تو تمہیں اعتراض کرنے کا موقع میسر نہ آتا۔ پس آپؐ کی زندگی پر اعتراضات کی کثرت اس بات کی علامت نہیں۔ کہ آپؐ پر دوسرے انبیاءؑ کی نسبت زیادہ اعتراضات ہوئے ہیں۔ بلکہ

اس بات کی علامت ہے

کہ آپؐ کی زندگی ایک کھلی کتاب کے طور پر ہے۔ ایک عورت نے برقعہ پہنا ہو۔ تو اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس چہرہ پر برص ہے یا نہیں یا وہ کیلوں سے بھرا ہوا ہے یا نہیں۔ اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کی ایک آنکھ ہے یا نہیں۔ یا وہ بھینگی ہے یا نہیں۔ لیکن اگر کسی کا چہرہ کھلا ہوا ہو۔ تو لوگ اس پر کئی اعتراضات کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم اس کا مقابلہ ایک برقعہ پوش عورت سے نہیں کر سکتے۔ یعنی ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ فلاں برقعہ پوش عورت کے مقابلہ میں اس غیر برقعہ پوش عورت پر زیادہ اعتراضات ہوئے ہیں۔ اگر کوئی غیر برقعہ پوش عورت کا مقابلہ برقعہ پوش عورت سے کرتا ہے۔ تو وہ پاگل ہے۔ اسی طرح ہم کہیں گے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مثال دوسرے انبیاءؑ کے مقابلہ میں ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک غیر برقعہ پوش عورت کی مثال برقعہ پوش عورت کے مقابلہ میں ہوتی ہے۔ آپ کی زندگی سورج کی طرح ہے۔ اس کا ہر پہلو نظر آ سکتا ہے۔ لیکن دوسرے انبیاءؑ کی زندگیاں بند کتاب کے طور پر ہیں۔ پس آپؐ کی زندگی

ہمارے لئے ایک نمونہ

ہے۔ جب آپ نے دعویٰ فرمایا۔ تو ابتداء میں صرف ایک شخص (یعنی حضرت ابوبکرؓ) آپؐ پر ایمان لایا۔ وہ لوگ جنہوں نے بعد میں اسلام میں بڑے بڑے درجات حاصل کئے۔ ان میں بھی بعض ایسے تھے۔ جنہوں نے ابتدائی زمانہ میں آپؐ کی سخت مخالفت کی۔ مثلاً خلافت کے زمانہ میں سے سب سے زیادہ روشن زمانہ حضرت عمرؓ کی خلافت کا ہے۔ لیکن آپ بھی ایک عرصہ تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ پھر آپ کے زمانہ میں بھی اور آپ کے بعد بھی

بہترین اسلامی کمانڈر

خالد بن ولیدؓ تھے۔ لیکن آپ بھی ہجرت کے بعد چھ سال تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف جنگ کرتے رہے۔ پھر جب خلافت میں تنزل آیا۔ تو اس کی گری ہوئی عمارت کو سنبھالنے والے معاویہؓ تھے۔ لیکن آپ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آخری عمر میں ایمان لائے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مکی زندگی میں صرف ۸۰ - ۹۰ آدمی آپ پر ایمان لائے تھے۔ بعض کے نزدیک ان کی تعداد ۲۰۰ - ۳۰۰ تک تھی۔ اب دیکھو ایک شخص جو ۱۳ سال تک یہ دعویٰ کرتا رہا۔ کہ وہ ساری دنیا کو فتح کر لے گا۔ وہ یہ اعلان کرتا رہا۔ کہ اس کی جماعت آخر غالب آئے گی۔ اور اس کی پیش کردہ تعلیم دوسری سب تعلیموں پر غالب آئے گی۔ اس کی جماعت میں اگر ۱۳ سال کے لمبے عرصہ میں ۲۰۰ یا ۳۰۰ آدمی داخل ہو گئے۔ تو بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ یہ ایسی چیز نہیں۔ جس کے ذریعہ دنیا کو فتح کیا جا سکے۔ ہاں ایک چیز ضرور تھی۔ اور یہی انبیاءؑ کی

سچائی کی علامت

ہوا کرتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

نصرت بالرعب مسیرۃ شھر

یعنی جہاں ایک مسافر ایک ماہ میں پہنچ سکتا ہے۔ وہاں تک خدا تعالیٰ نے میرا رعب پہنچا دیا ہے۔ چنانچہ آپ کے ابتدائی ۱۳ سالوں میں ہی آپ کی آواز حبشہ نجد اور ارد گرد کے علاقہ میں پہنچ گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیکھ لو۔ آپ کے ماننے والے ابھی ابتداء میں ۵۰ - ۶۰ ہی تھے۔ لیکن سارے ہندوستان میں ایک شور مچ گیا تھا۔ مکہ تک سے کفر کے فتوے آ گئے تھے۔ حالانکہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا آپ کے ماننے والے پچاس ساٹھ کی تعداد میں تھے۔ اس سے گھبرانے کی کونسی وجہ تھی۔ اس کی صرف ایک ہی وجہ تھی۔ کہ شیر کا بچہ پہلے دن بھی شیر کا بچہ ہوتا ہے۔ اور بھیڑ کا بچہ سو سال کے بعد بھی بھیڑ کا ہی بچہ ہوتا ہے۔ لوگوں کو اس قلیل جماعت میں بھی

ایک شان نظر آتی تھی

اس لئے دوسرے لوگ اس کے مخالف ہو گئے۔ ایک دفعہ ایک مدعی نبوت نے مجھے لکھا کہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ میں نے آپ کو اتنے خطوط لکھے ہیں۔ اور اتنے رسالے بھیجے ہیں۔ لیکن آپ نے ان کا کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ کم سے کم ان کی تردید تو کر دیں۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ آپ مجھے مان لیں۔ لیکن اس قدر تو کریں۔ کہ ان کی تردید کر دیں۔ میں نے سمجھا۔ کہ اب اس خط کا جواب مجھے ضرور دینا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اسے لکھا۔ کہ یہ تردید بھی قسمت والوں کو میسر آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ لو۔ آپ نے دعویٰ کیا۔ تو سارے لوگ آپ کے خلاف کھڑے ہو گئے۔ لیکن ہم تمہاری کتابوں اور رسالوں کی تردید بھی نہیں کرتے۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ تمہارے ساتھ خدا تعالیٰ نہیں۔ لوگ کہتے ہیں۔

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

جب کوئی تعلیم پھیلنے والی ہوتی ہے۔ تو اس میں جاذبیت پائی جاتی ہے۔ اور لوگ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اس تعلیم میں وہ خوبیاں موجود ہیں۔ جو دوسرے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیں گی۔ لیکن جس تعلیم میں یہ خوبیاں موجود نہ ہوں۔ اس میں جاذبیت نہ پائی جاتی ہو۔ تو لوگ سمجھتے ہیں۔ یہ ردی چیز ہے۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ فرض کرو۔ ایک آدمی ایک گز کی دھجی اعلیٰ قسم کی ریشم کی لے آئے۔ تو کیا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کہ وہ اس سے قمیص تیار کر لے گا۔ اسی طرح اگر کوئی خاص مسئلہ لے کر کھڑا ہو جائے۔ یا کسی اقتصادی نکتہ کے متعلق اپنی تعلیم پیش کرے۔ تو چاہے وہ کتنا ہی اعلیٰ ہو۔ وہ مذہب نہیں کہلا سکتا۔ اعلیٰ قسم کا مذہب وہی ہو سکتا ہے۔ جس سے زندگی کے ہر شعبہ میں ہدایت ملتی ہو۔ اگر کوئی مذہب

زندگی کے ہر شعبہ میں ہدایت

نہیں دے سکتا۔ تو لوگ اسے قبول نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لوگوں نے یہ محسوس کر لیا تھا۔ کہ آپ کی باتیں مولویوں والی نہیں۔ مولوی ایک بات کو لے لیتے ہیں۔ اور اس پر سارا زور لگا دیتے ہیں۔ مثلاً بعض اسی بات پر ہی سارا زور لگا دیں گے۔ کہ کوا حلال ہے یا نہیں۔ اب اگر کوا حلال ثابت ہو جائے۔ اور لوگ اسے کھانا شروع کر دیں۔ تب بھی اس سے کیا ہو گا۔ لیکن آپ نے وہ تعلیم پیش کی۔ جس میں زندگی کے ہر شعبہ میں ہدایت ملتی تھی۔ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور

قرآن کریم کے پیش فرمودہ اصول

کو دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس لئے ہر شخص نے یہ سمجھ لیا۔ کہ اب لوگ اس تعلیم کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ پہلوں کے پاس نہ دونیاں ہیں۔ نہ چونیاں ہیں۔ نہ اٹھنیاں ہیں۔ نہ روپے اور نوٹ ہیں۔ پھر انہیں صراف کیسے کہا جا سکتا ہے۔ صراف کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے پاس دونیاں۔ چونیاں۔ اٹھنیاں اور روپے وغیرہ موجود ہوں۔ اس کے پاس نوٹ ہوں۔ اشرفیاں ہوں۔ صرف چند پیسے پاس ہونے سے اسے صراف نہیں کہا جا سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں آئے۔ تو ابتدائی ۱۳ سالوں میں ۸۰ - ۹۰ یا بعض روایات کے مطابق ۲۰۰ - ۳۰۰ لوگ آپ پر ایمان لائے۔ لیکن آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی تھی۔ حبشہ اور نجد تک آپ کی تعلیم پہنچ چکی تھی۔ اور امراء رؤساء فقہاء اور بادشاہوں نے آپ کی طرف توجہ شروع کر دی تھی۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ لو۔ آپ کے

ماننے والوں کی تعداد

ابتداء میں ۵۰ – ۶۰ تھی۔ لیکن آپ کی شہرت دور دور تک پھیل چکی تھی۔ اس کے مقابلہ میں جن لوگوں نے دعویٰ کیا۔ ان کو اپنے علاقہ سے باہر کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ اس قسم کے لوگوں کو خواہ پچاس ساٹھ مان بھی لیں۔ ان کے متعلق لوگ یہ احساس بھی نہیں کرتے۔ کہ وہ دنیا میں کوئی تغیر پیدا کر لیں گے۔ یہ لوگ روزانہ لکھتے ہیں۔ کہ اب قیامت آ جائے گی۔ لیکن عملی طور پر ایک چارپائی بھی نہیں ہلتی۔ اور دنیا میں کوئی

منفی یا مثبت تغیر

پیدا نہیں ہوتا۔ یہی ثبوت ہے اس بات کا کہ ان کی مثال بھیڑیے کے چمڑے میں بھیڑ کی سی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے اگرچہ تھوڑے تھے لیکن لوگوں میں ان کی وجہ سے گھبراہٹ بہت زیادہ تھی۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ان کی تعلیم دنیا کو کھا جائے گی۔ اسی طرح ہماری جماعت کو دیکھ لو۔ مخالف بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ عوام کو بھڑکاتے ہیں۔ فتوے دیتے ہیں۔ لیکن دنیا ڈرتی ہم سے ہی ہے۔ اگرچہ ہم انہیں تسلیاں دیتے ہیں۔ اور یہ کہتے کہتے تھک جاتے ہیں۔ کہ ہم تمہارے دشمن نہیں۔ تمہارے خیر خواہ ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ تسلی اور اطمینان نہیں پکڑتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ تعلیم اس قسم کی ہے۔ کہ جہاں بھی جائے گی۔ لوگ اسی کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اور اگر ہمارے اردگرد کے لوگوں نے ان کی باتیں سن لیں۔ تو وہ ہمیں چھوڑ کر اس تعلیم کو قبول کر لیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے اسلام پر ہر طرف سے اعتراضات ہو رہے تھے۔ کیا یہودیت اور عیسائیت اور کیا ہندو مذہب ہر ایک کے ماننے والے

اسلام پر حملہ آور

ہو رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا مقابلہ کیا۔ مسلمانوں نے بھی آپ کی مخالفت کی۔ اور یہ نہ سمجھا۔ کہ آپ ان کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ لیکن اب ہماری یہ حالت ہے کہ کوئی ماں کا بچہ ایسا نہیں۔ جو اسلام پر کوئی اعتراض کر سکے۔ اور پھر اس کا جواب نہ دیا جا سکے۔ پس تم نے ترقی کی طرف ایک قدم اٹھایا ہے۔ بیج تمہارے پاس ہے۔ جو بویا گیا ہے۔ اور پھر وہ زمانہ تمہیں ملا ہے۔ جس میں تمہاری ترقی لازمی ہے۔

جس طرح پانچ چھ سال کا بچہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس نے بڑھنا نہیں۔ باوجود اس کے کہ اس کا ارادہ شامل نہیں ہوتا۔ پھر بھی وہ بڑھتا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے تمہارے اندر

ایسی روح پیدا کر دی ہے

کہ تم نے بہرحال بڑھنا ہے۔ چاہے تمہارا ارادہ اور عزم ساتھ شامل ہو یا نہ ہو۔ پھر جس طرح یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ پانچ چھ سال کے بچہ کا لباس ۸ – ۹ سال کی عمر کے بچہ کو پورا آ سکے۔ اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ تمہارے پچھلے سال کا چندہ اگلے سال کے لئے کافی ہو۔ جب تک تم پہلے سے زیادہ قربانی نہیں کرو گے۔ جب تک تم اپنے چندے کو پہلے سالوں سے زیادہ نہیں بڑھاؤ گے۔ جب تک تم

چندہ دینے والوں کی تعداد

ہر سال بڑھاتے نہیں جاؤ گے۔ تمہارا لباس تمہارے جسم پر بے جوڑ معلوم ہو گا۔ اگر کوئی لمبا شخص کسی چھوٹے بچے کا لباس پہننا چاہے تو اول تو وہ پہنتے پہنتے پھٹ جائے گا۔ اور اگر وہ کسی طرح اُس کو پہن بھی لے۔ تو وہ صرف ناف تک یا اس کے اوپر تک آئے گا۔ باقی جسم ننگا رہ جائے گا۔ اسی طرح تمہارے ساتھ ہو گا۔ اگر تمہاری شہرت کے مقابلہ میں تمہارا کام اور تمہارا چندہ کم ہو۔ تو سب دیکھنے والوں کو تمہارا یہ عیب نظر آئے گا۔

تمہارا کام

آج ہر قوم کے سامنے ہے۔ جس طرح ایک کُرتا قد کے برابر نہ ہو۔ تو وہ ہر شخص کو بُرا نظر آتا ہے۔ اسی طرح اگر تمہاری قربانی اور تمہارے چندے تمہارے کام کی نسبت سے تھوڑے ہوں گے۔ تو تمہارا یہ عیب ہر شخص کو نظر آئیگا۔ کوئٹہ میں ایک فوجی افسر میرے پاس آیا۔ اور اس نے کہا۔ میں ایک جگہ پر گیا۔ وہاں آپ کی جماعت کا ایک مبلغ تھا۔ اور وہ بہت اچھا کام کر رہا تھا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے۔ نہ اسے اچھا لباس میسّر تھا۔ اور نہ اچھا کھانا ملتا تھا۔ اور اسے ہر بڑے شخص سے ملنا پڑتا تھا۔ اگر آپ اسے اچھا لباس مہیا نہیں کر سکتے۔ اور اسے اچھا کھانا نہیں دے سکتے۔ تو وہ تبلیغ کا کام کیسے کرے گا۔ ایک شخص نے مجھے اس سے پہلے بھی مجھے لکھا تھا۔ شاید یہ وہی شخص تھا۔ جو بعد میں مجھے کوئٹہ میں ملا) کہ میں سنگاپور سے آیا ہوں۔ وہاں آپ کے مبلغ کام کرتے ہیں لیکن افسوس ہے۔ کہ انہیں

اچھا کھانا اور اچھا لباس

نہیں مل رہا۔ وہ فقیروں کی طرح رہتے ہیں۔ میں

احمدی تو نہیں۔ لیکن ان کی حالت دیکھ کر اس قدر متاثر ہُوا ہوں۔ کہ آپ کو توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ اگر آپ وہاں کوئی کام کرنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے مبلغوں کو اچھا کھانا اور اچھا لباس تو مہیا کریں۔ اس شکایت کرنے والے دوست کو تو ہمارے مبلغین کا ظاہری لباس اور ظاہری کھانا نظر آیا۔ اور مجھے یہ فکر ہے۔ کہ ہم اپنے مبلغین کو باطنی کھانا بھی مہیا نہیں کر رہے۔ ہمارے ہر مبلغ کے پاس سینکڑوں کتابوں پر مشتمل ایک لائبریری ہونی چاہیئے۔ تاکہ وہ ایک وقت میں سو دو سو آدمیوں کو

مطالعہ کیلئے کتب

دے سکے۔ بلکہ پوری طرح توجہ دلانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے پاس ایک ایک کتاب کے دس دس پندرہ پندرہ نسخے ہوں۔ تا ایک ہی وقت میں ایک کتاب سے ایک سے زیادہ آدمی فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر ہر مشن میں سو کتابیں ہوں۔ اور ان کے پندرہ پندرہ نسخے ہوں۔ تو پندرہ سو کتاب تو یہی بن جاتی ہے۔ پھر کئی لوگ ایسے آ جاتے ہیں۔ جو تفسیر۔ حدیث یا کسی اور مضمون کی کتاب لینا چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر ہم صحیح طور پر کام کرنا چاہتے ہیں۔ تو

ہمارے لئے ضروری ہے

کہ ہمارے ہر مبلغ کے پاس دو تین ہزار کتب کی لائبریری ہو۔ جو شخص ملنے کے لئے آتا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بیٹھے گا اور باتیں سنے گا۔ اور پھر چلا جائیگا لیکن اگر ہم اسے کوئی کتاب دے دیں۔ تو وہ گھر میں بھی اسے پڑھتا رہے گا اور اس طرح تبلیغ سے وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے گا۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ سنایا ہے۔ کہ

سرحد کے ایک رئیس

خان فقیر محمد خاں صاحب آف چارسدہ مرحوم ایگزیکٹو انجینئر (بعد میں وہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر ہو گئے) ایک دفعہ مجھے دہلی میں ملے۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ میرے بھائی محمد اکرم خاں صاحب احمدی ہیں۔ میں سیر کے لئے انگلستان جا رہا ہوں۔ انہوں نے چلتے چلتے بعض کتابیں میرے ٹرنک میں رکھ دی ہیں۔ میری ایک لڑکی کی منگنی ان کے لڑکے سے ہوئی ہے۔ ویسے بھی مجھے ان کا بڑا ادب ہے۔ کہ وہ میرے بڑے بھائی ہیں۔ میں نے انہیں کہا۔ آپ نے کیا کیا ہے۔ میں تو سیر کے لئے جا رہا ہوں۔ ان کتابوں کے پڑھنے کا کہاں موقع ہو گا۔ مگر وہ مانے نہیں اور کہا۔ کہیں خیال آیا۔ تو انہیں پڑھ لینا۔ میں نے کہا اچھا رکھ دو۔ ولایت جا کر انہوں نے مجھے ایک چٹھی لکھی۔ اس کے شروع میں یہ لکھا تھا۔ کہ شاید آپ مجھے نہ پہچانیں میں اپنی پہچان کے لئے لکھتا ہوں۔ کہ میں وہ ہوں۔ جو آج سے تین ماہ پہلے آپ سے دہلی کے شاہی قلعہ میں ملا تھا۔ اور میں نے آپ سے کہا تھا۔ کہ ہماری دو والدہ تھیں۔ اور ہر ایک والدہ سے ہم دو دو بھائی ہیں۔ ان میں سے

ایک ایک ہم نے آپ کو دے دیا ہے۔ اور ایک ایک غیر احمدیوں کو دے دیا ہے۔ اس طرح ہم نے پورا پورا انصاف کیا ہے۔ روپیہ میں سے اٹھنی آپ کو دی ہے۔ اور اٹھنی دوسرے مسلمانوں کو۔ اور آپ نے بھی مذاقاً یہ کہا تھا۔ کہ ہم تو اٹھنی پر راضی نہیں ہوتے ہم تو پورا روپیہ لیکر چھوڑا کرتے ہیں۔ سو اب میں ایک اور چونیّ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اور اپنے آپ کو آپ کی بیعت میں شامل کرتا ہوں۔ انہوں نے لکھا۔ میں نے آپ کو بتایا تھا۔ کہ میرے بھائی محمد اکرم خاں صاحب نے کچھ کتابیں میرے ٹرنک میں رکھ دی تھیں۔ ہم پٹھان ہیں۔ ہم میں

اسلام کی خدمت کا جوش

ہوتا ہے۔ چاہے ہمیں کچھ آئے یا نہ آئے۔ ہمارا ارادہ ضرور ہوتا ہے۔ کہ ہم کسی کافر کو ماریں۔ وہی جوش مجھ میں بھی تھا۔ جب میں انگلستان پہنچا۔ اور میں نے یہاں مختلف مقامات کی سیر کرنی شروع کی۔ تو چونکہ میں گورنمنٹ کا ایک عہدیدار تھا۔ اس لئے مجھے بعض اداروں کے دیکھنے کا موقع بھی ملا۔ میں نے دیکھا کہ ہمارے ایک کارتوس کے مقابلہ میں ان کے پاس لاکھوں بلکہ کروڑوں کارتوس اور ایک بندوق کے مقابلہ میں لاکھوں بندوقیں ہیں۔ اور طرح طرح کے ترقی یافتہ ہتھیار ہیں۔ ہمارے ہاں طیاروں کا نام و نشاں نہیں۔ لیکن ان کے پاس بڑی تعداد میں طیارے ہیں۔ پھر اس ملک کے کارخانوں کے مقابلہ میں ہمارے پاس کوئی چیز نہیں۔ یورپ کی اس

ترقی کو دیکھ کر

میرے دل میں مایوسی پیدا ہوئی۔ اور یقین ہو گیا۔ کہ اب اسلام دنیا پر غالب نہیں آ سکتا۔ اپنی اس کمزوری اور مجبوری کے ہوتے ہوئے ہم اتنے بڑے ترقی یافتہ دشمن کا مقابلہ کس طرح کریں گے۔ تلوار سے مارنے کیلئے ضروری ہے۔ کہ دوسرا شخص کمزور اور نہتہ ہو۔ لیکن یہاں تو یہ ہے۔ کہ ہم کمزور اور نہتے ہیں۔ اور دشمن ہم سے کئی گنا زیادہ طاقتور ہے۔ میری حالت پاگلوں کی سی ہو گئی۔ کل شام کو گھر آیا۔ تو مایوسی کی حالت میں میں نے گھر والوں سے کہا۔ کہ محمد اکرم خاں نے بعض کتب میرے ٹرنک میں رکھی تھیں، وہ دو۔ شاید ان سے مجھے تسلی مل سکے۔ اتفاق سے آپ کی کتاب

دعوت الامیر

میرے ہاتھ آئی۔ اس کے ابتداء میں اتفاقاً یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ کہ اسلام جب شروع ہُوا۔ تو اس کے متعلق کوئی شخص یہ امید نہیں کر سکتا تھا۔ کہ جیت سکے۔ لیکن ان مخالف حالات کے باوجود

اسلام جیت گیا

پھر جب اسلام جیت گیا۔ تو کوئی شخص یہ خیال نہیں کر سکتا تھا۔ کہ یہ گرے گا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت سی پیشگوئیاں ایسی موجود تھیں۔ کہ

اسلام پر ایک وقت ایسا آئے گا۔ جب اس کے پاس مقابلہ کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی چنانچہ یہی ہوا۔ جس کا پیشگوئیوں میں ذکر تھا یعنی اسلام باوجود طاقتور ہونے کے تنزل پا گیا۔ اس کے بعد آپ نے اسلام کی ترقی کے متعلق

بہت سی پیشگوئیوں

کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوگئیں جو اسلام کے تنزل کے متعلق تھیں۔ تو وہ پیشگوئیاں کیوں پوری نہیں ہونگی۔ جو اسلام کے دوبارہ غلبہ کے متعلق ہیں۔ جن سامانوں کو سو سال پیشتر خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر آج سے ۱۳۰۰ سال قبل کر دیا جس مایوسی کا تم آج سے سو سال قبل اندازہ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ آج سے ۱۳۰۰ سال قبل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ہوشیار کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ ایک شخص رات کو مومن سوئے گا صبح کو کافر اٹھے گا۔ اور دن کو مومن ہوگا۔ لیکن رات کو کافر سوئے گا۔ خان فقیر محمد صاحب نے لکھا کہ میں جوں جوں اس کتاب کو پڑھتا جاتا تھا سارا نقشہ میرے سامنے آتا جاتا تھا اور میں نے سمجھ لیا کہ میری مایوسی غلط تھی۔ میری بیوی نے کہا۔ اب تم آرام کرو کہیں پاگل نہ ہو جانا مگر میں نے کہا۔ اب میں کتاب ختم کر کے سوؤں گا۔ اور ارادہ کر لیا۔ کہ میں اس وقت تک سونے کے لئے اپنے بستر پر نہیں جاؤں گا۔ جب تک کہ آپ کو اپنی بیعت کا خط نہ لکھ لوں۔ چنانچہ سونے سے پہلے میں آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں۔ میری بیعت کو قبول کیا جائے۔

غرض ضروری ہے کہ ہم اپنے مبلغین کو

بڑی تعداد میں لٹریچر

مہیا کریں۔ اور اس کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور میں نے بتایا ہے۔ کہ ہم مالی لحاظ سے کمزور ہونے کی وجہ سے نئے مبلغ نہیں بھیج سکتے۔ اسی طرح پرانے مبلغین کے لئے لائبریری کا انتظام بھی نہیں کر سکتے۔ یہ کام ہم نے نئے سر سے کرنا ہے۔ ہر ملک میں کم از کم ایک ایک کتاب کے سو سو نسخے ہوں۔ تاکہ ایک وقت میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ آدمی ہماری کتب پڑھ رہا ہو۔ اگر ہم اس قسم کا انتظام کر لیں تو لازمی بات ہے۔ کہ سمجھدار سنجیدہ شریف اور

خدا تعالیٰ سے محبت رکھنے والے

لوگ ہنسنے شروع ہو جائیں گے۔ اور یہ کام بغیر اس کے نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارا قربانی کا قدم ہمیشہ آگے رہے۔ اگر ہم ایک جگہ پر ٹک جاتے ہیں تو ہماری وہی مثال ہو گی۔ جیسے ایک نوجوان کو پانچ چھ سال کے بچے کا لباس پہنا دیا جائے وہ لباس یا تو پھٹ جائے گا۔ اور اگر وہ پہننے میں کامیاب بھی ہو جائے۔ تو ناف سے اوپر ہی رہیگا اور یہ بے جوڑ لباس نہ تمہیں اپنوں میں عزت دے سکتا ہے اور نہ غیروں میں عزت دے سکتا ہے اگر تم اپنوں اور بیگانوں میں عزت حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اس کا

ایک ہی طریق ہے

اور وہ یہ ہے۔ کہ تم حوصلہ اور ہمت سے کام کرو اگر تم خدا تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرو گے۔ تو خدا تعالیٰ تمہیں اور دے گا۔ پس میں دونوں دفتروں والوں سے کہتا ہوں۔ کہ تم سب ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو دفتر دوم کے متعلق میں نے بتایا تھا۔ کہ اس کی حالت نہایت افسوسناک ہے ان کا قدم پیچھے کی طرف جا رہا ہے۔ نوجوانوں کو تو بوڑھوں سے زیادہ تیز ہونا چاہیئے تھا۔ اور ان کا قدم دلیری کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیئے تھا۔ اگر کوئی شخص مالی لحاظ سے یا ایمان کے لحاظ سے کمزور بھی ہو۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ بناوٹ سے ہی ساتھ چلتا چلا جائے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

جب عمرہ کے لئے مکہ تشریف لے گئے اور حدیبیہ کے مقام پر آپ کو روک لیا گیا۔ تو اس وقت آپ کے اور مشرکین مکہ کے درمیان یہ معاہدہ طے پایا۔ کہ مسلمان اگلے سال عمرہ کے لئے آجائیں۔ اس موقعہ پر مشرکین مکہ قریب کی پہاڑیوں پر چلے جائیں گے۔ چنانچہ اگلے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں سمیت عمرہ کے لئے آئے۔ وہ موسم ملیریا کا تھا۔ مدینہ سے مکہ آتے ہوئے رستہ میں ملیریا کا علاقہ تھا۔ اسلامی لشکر اس علاقہ سے گزرا تو اس کی اکثریت ملیریا کی وجہ سے بیمار ہو گئی۔ ملیریا نے مسلمانوں کی ہڈیوں کو کھوکھلا کر دیا۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں۔ کہ ملیریا کی وجہ سے ہماری کمریں کبڑی ہو گئی تھیں۔ ہم اپنی کمریں سیدھی نہیں کر سکتے تھے۔ جب ہم طواف کرنے لگے۔ تو مشرکین مکہ جبل ابو القبیس پر چلے گئے تھے۔ اور وہاں بیٹھ کر مسلمانوں کی حالت کو دیکھ رہے تھے۔ یہ لوگ مسلمانوں کے رشتہ دار تھے معاہدہ کی وجہ سے وہ قریب آ کر تو مل نہیں سکتے تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ چلو دور سے ہی ان کی شکلوں کو دیکھ لیا جائے

ادھر مسلمانوں کی یہ حالت تھی

کہ ملیریا کی وجہ سے ان کی کمریں کبڑی ہو چکی تھیں اور ان کے قدم ڈگمگا رہے تھے۔ وہ صحابی کہتے ہیں میں طواف کرتے ہوئے کبڑا ہو کر چلتا تھا۔ لیکن جونہی جبل ابو قبیس کے سامنے آتا تھا۔ اپنی کمر سیدھی کر لیتا اور اکڑ کر چلنے لگتا۔ جب اس جگہ سے ہٹ جاتا۔ تو پھر کبڑا ہو کر چلنے لگتا۔ جب میں نے طواف ختم کر لیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ اور میرا نام لے کر پوچھا تم کیا کر رہے تھے تم جونہی جبل ابو القبیس کے سامنے آتے تھے

اکڑ کر چلنے لگتے تھے

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ملیریا نے ہماری ہڈیاں کھوکھلی کر دی ہیں۔ ہم سے سیدھی کمر کر کے چلا نہیں جاتا۔ کفار ہماری حالت دیکھ رہے تھے۔ میں نے خیال کیا۔ کہ اگر میں نے طواف کرتے ہوئے کوئی کمزوری دکھلائی۔ تو کفار خیال کرینگے کہ ملیریا کی وجہ سے مسلمانوں کی طاقت زائل ہو چکی ہے اور اب وہ ہمارا شکار ہیں۔ چنانچہ جب میں ان کے سامنے سے گزرتا تھا۔ تو اپنی کمر سیدھی کر لیتا تھا۔ اور اکڑ کر چلتا تھا۔ اور جب اس جگہ سے ہٹ جاتا۔ تو کبڑا ہو کر چلنے لگتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اکڑ کر چلنا خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ لیکن اس شخص کا اکڑ کر چلنا خدا تعالیٰ کو بہت ہی پیارا لگا ہے۔ غرض بعض اوقات انسان اپنی کمزوری کی حالت میں بھی

خدا تعالیٰ کا قرب

حاصل کر لیتا ہے۔ اگر تم قربانی کے لحاظ سے کمزور ہو۔ یا مالی لحاظ سے کمزور ہو۔ یا سخاوت کے لحاظ سے کمزور ہو۔ تب بھی یہ دیکھ کر کہ اس وقت اسلام اور احمدیت کو تمہاری قربانی کی ضرورت ہے۔ تم بناوٹ کے طور پر اکڑ کر چلو۔ گو تم دلی طور پر اس قربانی پر ناخوش ہو گے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت ہے۔ اس لئے تمہارا قبض سے قربانی کرنا جو بظاہر ایک گناہ ہے۔ تمہارے لئے نیکی سے بھی بڑھ کر ثواب کا موجب ہوگا۔ کیونکہ تم اس بات کی بنیاد رکھ رہے ہو کہ جو کام آج تم نے قبض سے کیا ہے۔ آئندہ تم اسے بشاشت سے کرو گے کیونکہ

ہر نیکی دوسری نیکی کا پیش خیمہ ہوتی ہے

جس کام سے نیکی کی توفیق نہ ملے۔ اس کے متعلق یہ سمجھ لو۔ کہ وہ درحقیقت نیک کام نہیں تھا۔ اسی طرح ہر وہ کام جو بظاہر صحیح معلوم نہ ہو۔ اگر اس سے کسی نیکی کی توفیق مل جائے۔ تو وہ بھی ثواب کا موجب ہوتا ہے۔ پس میں جماعت کے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ وعدے لکھائیں اور پھر انہیں جلد پورا کریں۔ اسی طرح نئے نئے لوگوں کو تحریک کر کے اس تحریک میں شامل کریں۔ تمہارا چندہ ہر سال پہلے سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارا کام ہر سال بڑھے گا۔ جیسے ۵-۶ سال کے لڑکے کا لباس بڑی عمر والے آدمی کو پورا نہیں آتا۔ اسی طرح تمہاری اس سال کی قربانی اگلے سال کام نہیں آ سکتی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بڑھا رہا ہے۔ جس طرح ایک بچہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور اس کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ کہ وہ بڑھنے کو روک سکے اسی طرح تم پر بھی وہ دور آیا ہوا ہے۔ قانون قدرت تمہیں بڑھا رہا ہے۔ پس

تمہاری آج کی قربانی

کل کے کام نہیں آئے گی۔ کیونکہ تمہارا قدم لازماً آگے بڑھے گا۔ اور تمہیں اپنی قربانی بھی لازماً بڑھانی پڑے گی۔ اگر تم اپنی قربانی کو بڑھاتے نہیں۔ تو تمہاری حالت مضحکہ خیز بن جائے گی۔ اگر چھ سال کے بچے کا لباس بڑی عمر والا پہن لے۔ تو کیا تم اس پر ہنسو گے یا نہیں۔ اگر تم یہ دیکھو کہ ۱۸ سال کا نوجوان جو کرکٹ کا کھلاڑی ہے۔ وہ چوسنی منہ میں لئے پھر رہا ہے۔ تو تم اس پر ہنسو گے یا نہیں۔ اگر تم دیکھو کہ ایک ٹیم کا کپتان جھنجھنا ہلانا شروع کر دیتا ہے۔ تو تم اس پر ہنسو گے یا نہیں۔ اگر تم کسی استاد کو دیکھو۔ کہ وہ گڑیا اٹھائے پھرتا ہے۔ تو تم اس پر ہنسو گے یا نہیں۔ اسی طرح تمہیں دنیا دیکھے گی کہ تمہارا کام خدا تعالیٰ نے بڑھا دیا ہے۔ لیکن قربانی تمہاری کل والی ہے۔ تو وہ تم پر ہنسے گی یا نہیں۔ تم اپنی حالت پر قیاس کر لو۔ کہ تم دوسروں کو بے جوڑ لباس پہنے دیکھ کر ان کے متعلق کیا خیال کرتے ہو۔ پھر تمہارے متعلق دوسرے لوگ کیا خیال کریں گے۔ خدا تعالیٰ تمہارے متعلق کیا خیال کرے گا۔ کیا تم دونوں کی نظروں میں بے جوڑ نہیں بن جاتے۔ اور پھر یہ زمانہ تو تمہارے بڑھنے اور ترقی کرنے کا ہے۔ جسمانی طور پر اگر جوانی کا زمانہ آتا ہے۔ تو لازماً اس کے بعد بڑھاپا آتا ہے۔ لیکن روحانی طور پر

یہ زمانہ تمہارے لئے اس قدر مبارک ہے

کہ اگر تم یہ دعائیں کرتے رہو۔ کہ تم بوڑھے نہ ہو۔ تو تمہاری جوانی کا زمانہ ہمیشہ قائم رہے گا اگر جسمانی طور پر کوئی یہ کہے کہ میں جوان ہی رہوں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ بوڑھا نہ ہو اور جوانی کی عمر میں ہی مر جائے۔ لیکن اگر کسی قوم کے متعلق یہ کہا جائے۔ کہ وہ ہمیشہ جوان رہے تو اگر وہ کوئی کمزوری نہ دکھائے۔ تو وہ فی الواقع جوان ہی رہتی ہے۔ لیکن

انسانی زندگی کے متعلق

یہ کہنا۔ کہ کوئی جوان ہی رہے بددعا بن جاتی ہے ایک دفعہ اسی قسم کا ذکر چھڑ گیا۔ تو میں نے بتایا کہ ملغاریہ کے لوگ بڑے تنومند اور مضبوط جسم والے ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک قسم کی دہی تیار کرتے ہیں۔ اس دہی کا وہ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے وہ بڑے تنومند اور مضبوط ہوتے ہیں۔ پاس ہی ایک زمیندار دوست تھا۔ وہ بڑا خوش ہوا۔ اور کہنے لگا۔ میرا بھی یہ تجربہ ہے۔ کہ جو شخص التزاماً دہی استعمال کرے وہ بوڑھا نہیں مرتا۔ اس پر دوسرے لوگوں نے اس سے مذاق کرنا شروع کر دیا کہ تمہارا یہ فقرہ کہنے کا کیا مطلب ہے۔

اس کا تو یہ مطلب ہے

کہ دہی کھانے والے جوانی کی عمر میں ہی مر جاتے ہیں بوڑھا ہونے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ پس جسمانی زندگی میں ایک جوان کا بوڑھا ہونا ضروری ہے۔ لیکن روحانی زندگی میں ضروری نہیں۔ کہ کوئی قوم بوڑھی ہو۔ اگر کوئی قوم قربانی کرے۔ اور اپنا معاملہ خدا تعالیٰ سے درست رکھے۔ تو اس پر ہمیشہ جوانی کی عمر رہتی ہے۔ بڑھاپا محض اس کی کمزوری کی وجہ سے آتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ
کہ ہم جسمانی بڑھاپا تو ضرور لاتے ہیں۔ لیکن روحانی بڑھاپا کسی قوم پر صرف اس وقت لاتے ہیں جب وہ خود بڑھاپا چاہتی ہے۔ پس

روحانی جوانی

کو تم سینکڑوں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں سال تک بھی قائم رکھ سکتے ہو۔ اور اس کا نمونہ موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگلے جہان میں جو جنت ملے گی۔ اس میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر کوئی قوم روحانی طور پر جوان رہنا چاہتی ہے۔ تو اس پر بڑھاپا نہیں آتا۔ پس اگر تم جوان رہنا چاہتے ہو۔ تو تمہیں ہر روز اپنی قربانی بڑھانی پڑے گی۔ اگر تمہیں ایسا کرتے ہوئے بشاشت محسوس نہیں ہوتی۔ تو تم خدا تعالیٰ کی خاطر بناوٹ کے طور پر ہی اپنی قربانی کو بڑھاؤ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو اگلے سال تمہیں سچے دل سے

خدا کی خاطر قربانی

کرنے کی توفیق مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ تا اس ترقی کے ساتھ ساتھ جو خدا تعالیٰ تمہیں دے رہا ہے تم خدا تعالیٰ اور دنیا کی نظروں میں فیل نہ ہو۔ تمہاری قربانی ہر روز بڑھتی چلی جائے۔ تاکہ تم اپنی ذمہ داریوں کی گاڑی کو برابر کھینچ سکو

چار لاکھ کی تحریک کا پس منظر

حضور فرماتے ہیں۔ "جو سستی واقع ہو رہی ہے۔ وہ اس وجہ سے ہے۔ کہ نوجوانوں میں بعض نقائص پائے جاتے ہیں۔ مثلاً سنیما دیکھنا ہے۔ سگرٹ نوشی ہے۔ اور چونکہ ان عادتوں پر خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ان تحریکوں میں بہت کم حصہ لیتے ہیں۔ اس لئے خدام کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور انہیں چاہیئے کہ وہ اب کے بوجھ اٹھانے کی پوری کوشش کریں اول تو چندہ ۹۲،۰۰۰ کی بجائے اڑھائی لاکھ تک پہنچائیں۔ اور پھر وصولی سو فی صدی نہیں بلکہ اس سے زیادہ کریں۔ پہلے دور میں اس قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ کہ مثلاً وعدہ دو لاکھ کا تھا۔ تو وصولی سوا دو لاکھ ہوئی۔ جب تک وہ اس روح کو پیدا نہیں کرتے۔ اور جب تک اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتے خالی نام کا کچھ فائدہ نہیں۔"

حضور کا یہ ارشاد اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ خدام تلافی مافات کے لئے عملی طور پر یہ ثابت کر دیں۔ کہ وہ آئندہ کے لئے تحریک جدید کی اس دوڑ میں حضور کے ساتھ دوش بدوش بھاگنے کے لئے تیار ہیں۔ اور حضور کے اس اشارہ کو وہ اپنے لئے ایک ایسا تازیانہ تصور کرتے ہیں۔ جو ان کی آئندہ زندگیوں میں ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔

اس انقلاب کی ایک ادنیٰ مثال حضور کی خدمت میں چار لاکھ کے وعدوں کی پیشکش ہے۔ جس کے لئے خدام اپنی اپنی جگہوں پر جلسے کریں گذشتہ سال کے وعدوں میں معتد بہ اضافہ کریں۔ سست خدام کو ہوشیار کریں۔ اور اپنی مجالس کے وعدوں کی مجموعی مقدار گذشتہ سال سے کم از کم دُگنی کر کے جلد از جلد حضور کی خدمت میں پیش کر دیں۔ اور اپنی کارگذاری کی روزانہ رپورٹ دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ کو بھی بھجوائیں۔ تاکہ آپ کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا جا سکے۔ (مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

غیر ملکی وظائف۔ پنجاب گورنمنٹ اوورسیز ٹریننگ سکیم

مضمون	عرصہ ٹریننگ	ملک	مطلوبہ تعلیمی قابلیت
انگریزی	دو سال	یو کے	ایم۔ اے انگلش سیکنڈ کلاس
فرنچ	"	" یا فرانس	بی اے (فرنچ ایک مضمون)
میکینکل انجینئرنگ	"	یو کے	بی۔ ایس سی (میکینیکل)
ٹاؤن پلاننگ	ایک سال	"	ڈگری یا ڈپلومہ سول انجینئرنگ
امونیم سلفیٹ	"	یو۔ ایس اے	بی ایس سی زراعت
سول انجینئرنگ ڈیمز	دو سال	"	سول انجینئرنگ

شرط عمر ۲۵ سال تک۔ فارم درخواست قیمتی ۵ ر محصول ڈاک ارسال کر کے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور سے طلب ہو۔ درخواستیں ۲۴ ر دسمبر ۱۹۵۴ء تک نام اوورسیز ٹریننگ آفیسر پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور ارسال ہوں۔ (رسول لاہور ۱۲/۶/۵۴) (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

جلسہ سالانہ اور جمع صلوٰتین

جلسہ سالانہ کے موقع پر جمع صلوٰتین کی صورت میں کئی احباب غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور شرعی فتویٰ کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ نظارت تعلیم و تربیت کئی سال سے اس بارہ میں فتویٰ شائع کرتی چلی آئی ہے۔ مگر پھر بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کہ احباب کو اس مسئلہ سے واقف کیا جائے۔ عہدیداران جماعت کو چاہیئے۔ احباب کو اس مسئلہ سے اچھی طرح واقف کریں۔ تاکہ وہ اپنے عمل کو درست کر سکیں۔ ذیل میں صحیح شرعی صورت درج کی جاتی ہے۔

جب ظہر و عصر یا مغرب و عشاء کی نماز امام جمع کی صورت میں پڑھا رہا ہو۔ ایسے وقت میں اگر کوئی شخص نماز کے لئے آتا ہے جب کہ امام پہلی نماز پڑھا چکا ہے۔ اور دوسری نماز پڑھا رہا ہے تو اگر اُسے معلوم ہو جائے کہ پہلی نماز ہو چکی ہے۔ اور دوسری نماز شروع ہے۔ تو اُسے چاہیئے کہ پہلے پہلی نماز پڑھے اور پھر امام کے ساتھ دوسری نماز کے لئے شامل ہو۔ حدیث شریف میں آیا ہے اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ۔ یعنی جب فرضی نماز کھڑی ہو تو اس وقت اور کوئی نماز سنتیں اور نفل وغیرہ جائز نہیں۔ سوائے فرضی نماز کے۔ اس سے ثابت ہے اگر فرضوں کے بالمقابل فرض ہوں تو وہ پڑھنے جائز ہیں۔ اور اگر کوئی شخص مسجد میں نماز کے لئے آئے۔ جبکہ امام پہلی نماز پڑھا چکا ہے۔ اور دوسری نماز ہو رہی ہے۔ مگر اُسے علم نہیں ہوا۔ اور وہ پہلی نماز خیال کر کے امام کے ساتھ مل گیا ہے۔ اور نماز ختم ہونے پر اُسے پتہ لگا۔ کہ یہ دوسری نماز ہے۔ تو اُس کی امام کی نماز ہو گئی۔ یعنی عصر یا عشاء کی ہو گئی۔ ظہر اور مغرب بعد میں پڑھ لے۔ گویا عدم علم کی صورت میں اُسے نماز دہرانے کی ضرورت نہ ہو گی۔ بلکہ پہلی نماز پڑھ لینی کافی ہو گی۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

احباب اپنے غریب بھائیوں کیلئے پارچات لائیں

ربوہ میں بعض بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم پاتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں۔ جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے۔ کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں اصحاب استعداد اور مخیر حضرات سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے غریب بھائیوں۔ یتیم اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعمل پارچات فوراً بھجوا دیں۔ یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دے کر رسید حاصل کریں

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

درخواست دعا

خاکسار کی ننھی معصوم لڑکی کا پاؤں ایک گڈے کے نیچے آ کر بری طرح کچلا گیا تھا۔ اور وہ سرگودھا ہسپتال میں زیر علاج تھی۔ "الفضل" کی وساطت سے میں نے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں اس مصیبت سے نجات اور شفا کامل کے واسطے دعا کی التجا کی تھی۔ افسوس ہے۔ کہ سرگودھا کے ڈاکٹروں کی بے اعتنائی کے نتیجہ میں بعد خرابی بسیار عزیزہ کو لاہور لانا پڑا جہاں اس کی ٹانگ کو قطع کئے جانے کا خطرناک اقدام کرنا پڑا۔ عزیزہ اب فیملی وارڈ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب سے درد مندانہ التجا ہے کہ عزیزہ کی شفا کامل کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اس مصیبت عظمیٰ کے باوجود آئندہ زندگی میں خوش نصیب اور خادمہ دین ثابت کرے آمین ثم آمین (... اُنیا ... مسجد ...)

پتہ مطلوب ہے!

(۱) میاں عبد الکریم صاحب ولد میاں عبد الجلیل صاحب بھاگل پوری سابق درویش قادیان کا پتہ درکار ہے۔ جو دوست اُن کے ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

(۲)۔ بدر الدین صاحب سابق کارکن دفتر وصیت جہاں کہیں ہوں۔ اپنے ایڈریس سے مطلع کریں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو اس سے اطلاع دیں۔ (محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ۔ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

ریشمی، اونی، سوتی کپڑے کے لئے ناصر پال براردز بازار کلاں شہر سیالکوٹ کو یاد رکھیں۔

رشتے مطلوب ہیں

ایک معزز دوست کی دو صاحبزادیوں کے لئے جو ایک پرانے مخلص صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی نور نظر ہیں رشتے مطلوب ہیں۔ لڑکیاں بعمر ۱۷ اور ۱۹ سال مقبول صورت و سیرت دیندار تعلیم یافتہ ہیں۔ معزز اور مخلص خاندانوں کے بچوں کے لئے جو دیندار اور برسر روزگار ہوں پتہ ذیل پر خط و کتابت فرمادیں۔

خانصاحب میاں محمد یوسف۔ ۲۸۱ فیروزپور روڈ۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

رحمت پلز

جو جملہ امراض مردانہ ..... جن پر کوئی بھی علاج کارگر نہ ہوا ہو کی حتمی دوا ہے

نیز تبخیر معدہ۔ ڈکاروں کی کثرت۔ بھوک کا اڑ جانا۔ ہر وقت طبیعت کا خراب رہنا غذا کا ہضم نہ ہونا۔ جلابوں کا خود بخود لگ جانا۔ دائمی بدہضمی۔ دائمی قبض۔ عام جسمانی کمزوری بچوں کا سوکھ جانا۔ بچوں کو دودھ کا ہضم نہ ہونا۔ بچوں کا کمزور رہنا۔ غرضیکہ انسان کے پیٹ کی ہر مرض کو دفع کرنے اور قدرتی صحت کو بحال کرنے کے لئے از حد مفید ہے

نوٹ:۔ پیٹ کے ایسے مریض جن کا زیادہ کام بیٹھک کا ہو۔ اور ان کے لئے ایک چھٹانک دودھ بھی ہضم کرنا مشکل ہو۔ رحمت پلز کے استعمال سے انشاء اللہ تعالےٰ تندرست جوان آدمی کی غذا کے برابر غذا آسانی سے ہضم کر سکتے ہیں۔

خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے اس نسخہ میں کامل شفا رکھی ہے

قیمت مکمل کورس -/۸/۲ روپے علاوہ محصول ڈاک

تیار کردہ دواخانہ رحمت ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

تمام ادویات

حضرت خلیفۃ المسیح اول حکیم نورالدین صاحبؓ کے شاگرد کی دوکان جو حضور نے ۱۹۱۱ء میں کھلوائی تھی سے خریدیں

حب اٹھرا جو دور دور تک شہرت پاچکی ہے کا اصل نسخہ حکیم نظام جان ۴۲ سال سے تیار کرتے ہیں اور ہزاروں اشخاص بامراد ہو چکے ہیں

لہٰذا حکیم نظام جان شاگرد حکیم نورالدین صاحبؓ سے مستورات کی ہر قسم کی اندرونی امراض بچوں اور مردوں کے امراض کے متعلق ۴۳ سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حکیم نورالدین صاحبؓ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

عورتیں کیا کریں

ایسی بیمار عورتیں جو شرم کی وجہ سے اپنی بیماری کا حال کسی پر ظاہر نہیں کرتیں۔ وہ اپنا حال زنانہ طبی بورڈ کو لکھیں۔ یہ بورڈ ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹروں اور نرسوں پر مشتمل ہے جو مریض عورتوں کے حالات پر اچھی طرح غور کرکے ان کے لئے کسی فیس کے بغیر بہترین اور مؤثر نسخہ تجویز کر دیتا ہے۔ تمام خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ جواب کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں

خانم دواخانہ (زنانہ طبی بورڈ) ایمپرس پارک لاہور

ہر قسم کی کھیلوں کے لئے بہترین بوٹ مثلاً کرکٹ بوٹ، رننگ شوز، فٹ بال بوٹ

ملنے کا پتہ

شیخ مہردین سپورٹس بوٹس مینوفیکچرز چوک علامہ اقبال سیالکوٹ شہر

فوری ضرورت

ہمیں چند تجربہ کار اور محنتی مالیوں کی ضرورت ہے۔ جو باغوں کے کام کا اچھا تجربہ رکھتے ہوں۔ اسی طرح محنتی دیانتدار احمدی مزارعین کی بھی [illegible] فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً درخواستیں بھجوائیں۔

انچارج ایم۔ این سنڈیکیٹ ربوہ

اکسیر حافظہ

دماغ و حافظہ کو قوی کرتی ہے۔ مفرح قلب ہے اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتی ہے۔ حرارت۔ غریزی کو بڑھاتی ہے جملہ دماغی کام کرنیوالوں خصوصاً امتحانوں کی تیاری کرنیوالے طالب علموں کیلئے بے بدل کثیر المنافع بیش قیمت عجیب الاثر دوا ہے۔ قیمت بوتل (دو ہفتہ) -/۸/۱ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ڈاکٹر محمد نورالٰہی چنیوٹ

ڈائمنڈ بوٹ پالش

یہ رجسٹرڈ بوٹ پالش جوتوں کو ہیرے کی مانند مضبوط خوشنما اور چمکدار بنا دیتی ہے چار آنہ فی ڈبیہ کے حساب سے تمام پاکستان میں فروخت ہو رہی ہے۔

صرف تھوک مال کیلئے لکھئے

پال اینڈ سنز جلوٹیاں۔ بھاٹی گیٹ لاہور

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب گوالمنڈی لاہور تحریر فرماتے ہیں

"میں نے آپ کے دواخانہ کی تیار کردہ سل کی دوائی اپنی بیوی کو استعمال کرائی۔ خدا کے فضل و کرم سے حیرت انگیز طور پر فائدہ ہوا۔ دو سال سے میری بیوی اس موذی مرض سے بیمار تھی۔ سٹریپٹو مائی سین کے ٹیکے لگوائے۔ پی۔ اے۔ ایس کی گولیاں استعمال کروائیں۔ مگر حیرت انگیز فائدہ صرف "تریاق سل" سے ہوا۔ اب ایکسرے کرایا گیا ہے۔ پھیپھڑے بالکل صاف ہیں" قیمت مکمل کورس (ایکماہ) دس روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

اسلام احمدیت اور دوسرے مذاہب کے متعلق

سوال و جواب ـــ انگریزی میں بھی کا ڈاک ٹکٹ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

حب رحمت:۔ اٹھرا کی اکسیر گولیاں جن کے بچے چھوٹی عمر میں مرجاتے ہوں انکے کیلئے یہ گولیاں رحمت ہیں قیمت مکمل کورس گیارہ روپے معہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔ حکیم عبیداللہ دانجھا دبوہ ضلع جھنگ

سلیم ٹرنک ہاؤس چنیوٹ

ہمارے یہاں ہر قسم کے ٹرنک پیٹیاں، حمام بالٹی مضبوط مل سکتے ہیں۔ نیز برتن بھی مل سکتے ہیں۔ ہمارا کارخانہ بڑے منڈ کے پاس ہے، اور دوکان چوک جتو تھان۔

نواب دین مالک سلیم ٹرنک ہاؤس

چوک جتو تھان چنیوٹ

فاؤنٹین پن مرمت کی قدیمی دوکان

قائم شدہ سنہ ۱۹۰۷ء

ہمارے ہاں ہر قسم کے فاؤنٹین پن کی بہترین مرمت واجبی نرخوں پر کی جاتی ہے۔ قیمتی قلموں کے نایاب پرزہ جات بھی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ہر قسم کے نئے فاؤنٹین پن خریدتے اور مرمت کرواتے وقت۔

فاؤنٹین پن ورکشاپ

نزد مسجد نیلا گنبد لاہور کو یاد رکھیں۔

خالص سونے کے زیورات، چاندی کے ظروف، کپس، شیلڈ کے لئے غنی سنز جیولرز انارکلی لاہور تشریف لائیں

۱۹۵۰ء کے مقابلے میں امن کے امکانات آج زیادہ روشن ہیں

پریس کانفرنس میں صدر آئزن ہاور کا بیان

واشنگٹن ۱۰ دسمبر۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے۔ کہ آج ۱۹۵۰ء کی نسبت امن کے امکانات بہتر دکھائی دیتے ہیں۔ جبکہ انہوں نے یورپ میں معاہدہ شمالی اوقیانوس کی تنظیم کی افواج کا سپریم کمانڈر بننے کے لئے کولمبیا یونیورسٹی کو خیرباد کہا تھا۔ — انہوں نے اپنی پریس کانفرنس میں کہا۔ لیکن عارضی اور مکمل امن میں فرق ہے۔ زمانۂ امن میں ایک قوم اپنے ذرائع اور ذہن کو اپنے عوام کی بہبودی کے لئے پوری طرح وقف کر دیتی ہے۔ عارضی صلح میں ایسا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا۔ کہ امن کا حقیقی مفہوم دنیا میں ایسے حالات کی موجودگی ہوتا ہے۔ کہ جن میں لوگ یہ اعتماد کرنے میں حق بجانب ہوتے ہیں۔ کہ یہ صورت حال برقرار رہے گی۔ اور جن میں تمام وسائل کی عظیم اکثریت کو محض اپنے تحفظ کے لئے نہیں۔ بلکہ عوام کی بہبود کے لئے وقف کر دیا جائے گا۔ بہرحال صدر نے کہا۔ کہ ان کا یقین ہے۔ کہ آزاد دنیا میں عالمی جنگ کا خوف اس وقت کے مقابلے میں کافی کم ہو گیا ہے۔ جبکہ انہوں نے نیٹو کی افواج کی کمان سنبھال لی تھی۔ مسٹر آئزن ہاور نے بتایا۔ کہ ایک سال پہلے انہوں نے "ایٹم برائے امن" کا منصوبہ پیش کیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس سلسلے میں جو ترقی ہوئی ہے۔ وزیر خارجہ آج کسی وقت مجھے اس کی رپورٹ دیں گے۔

کوریا کے سابق اسیرانِ جنگ کی ہندوستان میں سکونت

دہلی ۱۰ دسمبر۔ نائب وزیر خارجہ مسٹر اے کے چندا نے لوک سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں واضح کیا۔ کہ کوریا سے ۸۸ سابق اسیرانِ جنگ کو ہندوستان لایا گیا تھا۔ ان میں سے ایک چین واپس چلا گیا ہے۔ باقی سابق اسیرانِ جنگ میں کچھ ہندوستان میں سکونت پذیر ہونا چاہتے ہیں۔ اور کچھ دوسرے ممالک میں جانے کے خواہشمند ہیں۔ جو سابق اسیرانِ جنگ ہندوستان میں رہنا چاہتے ہیں۔ ان کی تعداد بدلتی رہتی ہے۔ اور اب ان کی تعداد ۳۶ ہے۔ ان میں سے کسی سابق اسیر جنگ نے ہندوستان کے حقوق شہریت حاصل نہیں کئے ہیں۔ ان سابق اسیرانِ جنگ کو ہندوستان کے حقوق شہریت دینا ممکن نہیں۔ لیکن ان سابق اسیرانِ جنگ کو جو ہندوستان میں مقیم رہنا چاہتے ہیں ڈیفنس اور سیکرٹریٹ کے مختلف اداروں میں تربیت دی جا رہی ہے۔

یونسکو کا آئندہ اجلاس

مانٹی ویڈیو ۱۰ دسمبر۔ یونسکو کی جنرل اسمبلی نے متفقہ طور پر اپنا آئندہ اجلاس ۱۹۵۶ء میں نئی دہلی میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نائب صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر ایس رادھا کرشنن نے اس فیصلہ پر اسمبلی کا شکریہ ادا کیا ہے۔

فرقہ وارانہ فساد کرنے والوں پر تیرہ ہزار روپیہ

— اجتماعی جرمانہ —

رانچی ۱۰ دسمبر۔ حکومت بہار نے سہرسہ ضلع میں تھانہ سوربازار کے آٹھ دیہات کے باشندوں پر فساد برپا کرنے اور امن میں خلل ڈالنے پر تیرہ ہزار روپیہ کا اجتماعی جرمانہ کیا ہے۔ ان ہندوؤں کو جنہوں نے قیام امن میں مدد کی نیز سرکاری ملازمین اور پنشنروں کو جرمانے سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔

جنوبی افریقہ کی حکومت کی نسلی پالیسی کی مذمت

نیویارک ۱۰ دسمبر۔ ایڈہاک پولیٹیکل کمیٹی نے ۹ کے مقابلہ میں تیس ووٹوں سے ایک قرارداد میں حکومت جنوبی افریقہ کی اختیار کردہ نسلی پالیسی کی مذمت کی۔ دس ملکوں نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ اس قرارداد میں حکومت جنوبی افریقہ سے کہا گیا کہ وہ منشور اقوام کے شائستہ اصول کی روشنی میں اپنی روش پر غور کرے۔ قرارداد میں اس امر کی یاددہانی کی گئی۔ کہ اقوام متحدہ نے جنوبی افریقہ میں نسلی پالیسی کے معائنہ کے واسطے جو کمیٹی قائم کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کی حکومت کی نسلی پالیسی انسانی حقوق کے عام اعلان کے برخلاف ہے۔ حکومت جنوبی افریقہ نے جو ذمہ داریاں اقوام متحدہ کے منشور کے تحت قبول کی ہیں۔ مجوزہ قانون اس کے برخلاف ہے۔

ہٹلر کے سابق جرنیلوں کے میدان میں آنے سے مشرقی جرمنی میں تشویش

برلن ۱۰ دسمبر۔ مشرقی جرمنی کے وزیر اعظم مسٹر گروٹوگروٹ وال نے مشرقی جرمنی کے چیمبر میں کہا۔ کہ مشرقی طاقتوں کی جو کانفرنس ماسکو میں منعقد ہوئی۔ اس کا مقصد جرمن فوجی حملہ کو روکنا ہے۔ وہ ایوان میں کانفرنس کی رپورٹ پیش کر رہے تھے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ ہٹلر کے سابق جرنیلوں کی کمان میں ہٹلری فوج کے ایک لاکھ آدمیوں کو مسلح کرنا کوئی دفاعی اقدام نہیں ہے۔ بلکہ یہ سوویٹ یونین اور جمہوری لوگوں کے خلاف جارحانہ اقدام کی تیاریاں ہیں۔ جرمن عوام ہرگز پیرس کے فیصلے کو منظور نہ کریں گے۔ اور ہر حالت میں اس کی مخالفت کریں گے۔

جالندھر ۱۰ دسمبر۔ یہ تجویز زیر غور ہے۔ کہ عام پبلک کے سفر کے لئے فیروزپور سرحد کو بھی کھول دیا جائے۔